فلسطین کے مسلسل احتجاج پر اسرائیلی اقدامات نے صورت حال کو سنگین کر دیا۔ ایک لاکھ فلسطینی جو محنت مزدوری کے لیے مقبوضہ علاقوں میں جاتے تھے، ان کا داخلہ بند کر کے انھیں فاقوں میں مبتلا کر دیا گیا۔ فلسطینی مقتدرہ کی ۴ کروڑ ڈالر کی ریونیو آمدنی کی ادائیگی روک دی گئی، اور یاسر عرفات پر حماس کو کچلنے کے لیے دباؤ بڑھایا گیا۔ اوسلو معاہدے کے بعد سے، فلسطینی ریاست میں حماس کے مجاہدوں اور ہمدردوں پر عرصہ حیات پہلے ہی تنگ کر دیا گیا ہے۔ اسرائیل اور اس کی پشت پناہ عالمی طاقتیں تماشا دیکھتی ہیں کہ انھیں خوش کر کے شاید مالی امداد کے کچھ مزید ٹکڑے حاصل کرنے کے لیے (جس کے وعدے زیادہ اور وفا بہت کم ہے!) عرفات کی پولیس اپنے ہی بھائیوں پر ظلم و تعذیب کا بازار گرم کیے ہوئے ہے۔ اب حالات بہت خراب ہوئے تو عرفات نے حماس کے رہنماؤں سے ملاقات کی، شاید اپنا وزن بڑھانے کے لیے۔ لیکن دوسری طرف خود عرفات اور فلسطینی ریاست کے دوسرے وزرا و افسران کی کرپشن، عیاشیوں اور اسرائیلی بنکوں میں اکاؤنٹ کی کہانیاں عام ہیں۔ ایسی قیادت مقابلے میں کس طرح کھڑی ہو! جو خود اپنی قوم کی نظروں میں غدار ہوں، اور دشمن کا ایجنڈا پورا کر رہے ہوں، ان کو دشمن وقعت کیوں دے، انھیں تو اپنا کام نکلنے کے بعد، منظر سے ہٹا ہی دیا جاتا ہے۔

فلسطین کی آزادی اور القدس الشریف کی بازیابی، عالم اسلام کا مسئلہ ہے، لیکن پہلے اسے صرف عربوں کا مسئلہ قرار دیا جاتا رہا اور اوسلو معاہدے کے بعد تو اسرائیل اور فلسطینی ریاست کا مقامی مسئلہ بنا دیا گیا ہے جس میں امریکہ نے عربوں کا ہمدرد بن کر اسرائیل کے مفادات کی دیکھ بھال کی ذمہ داری لے رکھی ہے۔ مصر کے حسنی مبارک اور اردن کے شاہ حسین کیا کام آسکتے ہیں۔ سعودی عرب اشارہ پا کر مالی امداد فراہم کر دیتا ہے (حال ہی میں شہری سہولتوں کے لیے ایک کروڑ ڈالر دیے ہیں)۔ دوسرے بڑے بڑے مسلم ممالک کے حکمران خود اپنے مسائل اور اپنے اقتدار کی بقا کے لیے امریکہ کی نظر کرم کے محتاج نظر آتے ہیں، وہ کسی پر کیا دباؤ ڈالیں اور کیا مدد کریں۔ پاکستان میں اسرائیل کی منظوری کا شوشہ چھوڑ کر، ردعمل سے اندازے لگائے جا رہے ہیں۔ اوسلو معاہدے کے بعد یہ دلیل ہاتھ آگئی ہے کہ جب خود فلسطینیوں نے صلح کر لی ہے، تو ہم حالت جنگ کیوں رکھیں۔ (جیسے کہا جاتا ہے کہ جب پاکستان خود بھارت سے مذاکرات کر رہا ہے، آموں کے تحفے بھیج رہا ہے، تو دوسرے مسلم ممالک بھارت سے کیوں بگاڑ مول لیں)۔ عرب اور افریقی ممالک کے اسرائیل سے سمجھوتے ہو رہے ہیں، تاکہ اسرائیل کو منڈیاں فراہم ہوتی رہیں۔ ترکی سے اسرائیل کے فوجی معاہدے ہیں اور مشترکہ مشقیں ہوتی ہیں۔

اوسلو معاہدے کے تحت قیام امن کے لیے جو بھلا برا عمل ہونا تھا، وہ اسرائیل کی خلاف ورزی اور ہٹ دھرمی، اور اس پر امریکہ کی پشت پناہی سے خطرے میں پڑ چکا ہے۔ جو نامنصفانہ شرائط طے کی گئی ہیں، ان پر امن کا کوئی امکان نہ تھا، اگر کچھ تھا، تو وہ بھی اب دھندلا گیا ہے بلکہ بعض مبصرین کے نزدیک تو جنگ بھی خارج از امکان نہیں۔ کسنجر نے کہا ہے کہ اسرائیل کی مسلسل سرپرستی مشرق وسطیٰ میں ہی امن کو برباد نہیں

کرے گی بلکہ پوری دنیا میں امریکی' دہشت گردی کا نشانہ بن سکتے ہیں۔ سابق وزیراعظم رابن کی بیوہ نے آل برائٹ سے ملاقات سے قبل کہا: کبھی ہم یہودی بھی دہشت گرد تھے' اور ہمیں کوئی ختم نہ کر سکا۔ برطانوی فوج کی ہر طرح کی کوششوں کے باوجود ہماری سرگرمیاں جاری رہیں' ہمیں سمجھنا چاہیے کہ اس کا امکان بہت کم ہے کہ یاسر عرفات فلسطینی دہشت گردی ختم کر دے (روزنامہ ڈان' ۱۲ ستمبر ۹۷)۔

یقیناً اسرائیل اور امریکہ یہ سمجھتے ہیں لیکن وہ اسے ہتھیار کے طور پر استعمال کر رہے ہیں۔ عرب ممالک کے مغرب نواز حکمران بھی دہشت گردی کے مسئلے پر امریکہ کے شانہ بشانہ ہیں۔ حال ہی میں مصر میں فوجی عدالت نے حکومت کا تختہ الٹنے کے الزام میں الجماعت الاسلامیہ کے ۶۸ افراد کو' جن میں ۴ خواتین بھی ہیں' عمرقید کی سزا دی ہے۔ یہ ترقی پسند' سیکولر اور نام نہاد لبرل حکومتیں نہ امن قائم کر سکی ہیں' نہ خوش حالی لا سکی ہیں' نہ اسرائیل کے مقابلے پر کھڑا ہونے کی ہمت رکھتی ہیں۔ ان کی مستقل اور کھلی ناکامی ان ممالک میں اسلامی قوتوں کا راستہ ہموار کر رہی ہے۔ فلسطین میں بھی مقتدرہ کی ۴ سالہ نااہل اور کرپٹ حکومت کے بعد حماس ہی امید کی علامت ہے۔

حماس کے مجاہدین اور فلسطین کے دوسرے بے گناہ شہریوں کے لیے اصل سہارا اللہ تعالیٰ کی ذات ہے' اور اس کے بعد امت مسلمہ کے وہ افراد اور گروہ ہیں جو حالات کا شعور رکھتے ہیں اور مستقبل کا ادراک کر سکتے ہیں۔ اہل فلسطین' اہل کشمیر کی طرح اور دنیا میں جہاں جہاں بھی مسلمان' دشمنوں سے نبرد آزما ہیں' ان کی طرح' اپنی آزادی اور حقوق کی لڑائی بے جگری سے لڑ رہے ہیں اور جان کے نذرانے پیش کر رہے ہیں۔ اگر امت بیدار ہو' ان کے مسئلے کو اپنا مسئلہ سمجھے تو یہ اتنی بڑی قوت ہے کہ ناجائز مسلط حکمرانوں کو بہا لے جائے' مسلمانوں کو دنیا میں آبرومندانہ زندگی نصیب ہو' اور کوئی ان کی طرف بری نظر نہ اٹھائے۔

یاسر عرفات نے اوسلو معاہدہ کر کے' اور اسے آزما کر یہ واضح کر دیا ہے کہ اس طرح کی "صلح" بزدلی اور بے غیرتی کا راستہ ہے۔ عرفات اور اس کے حامی سوچیں تو سہی کہ ان سے کیا کام لیا جا رہا ہے۔ لیکن لطف یہ ہے کہ دنیا کے دوسرے حصوں میں' امریکہ کی آشیرباد سے' کچھ دوسرے مسلمان حکمران یاسر عرفات بننے کے لیے تیار ہیں! تاریخ کا ایک سبق یہ بھی ہے کہ تاریخ میں' تاریخ سے سبق لینے کی روایت کوئی مضبوط روایت نہیں ہے۔ شاید اسی لیے تاریخ اپنے آپ کو دہراتی رہتی ہے!

ہم کیسا پاکستان بنائیں گے: قاضی حسین احمد

۴۰ صفحات، آرٹ کاغذ کا رنگین ٹائیٹل، صرف -/۴۰۰ روپے سیکڑہ

منشورات: منصورہ، ملتان روڈ، لاہور-54570 فیکس: 042-7832194

اچھی کتابیں پڑھنا ہیں؟ .... یہ کتابیں پڑھیے۔

سچی بات خرم مراد -/۲۵ روپے فی عدد

بھارت کی قید سے نوجوان بیٹے کے نام ایمان کے تقاضوں سے آگاہ کرنے کے لیے سلسلۂ خطوط، ۲۵ سال بعد پہلی بار شائع کیے جارہے ہیں۔

عنائیتیں کیا کیا پروفیسر عنایت علی خان -/۱۲۵ روپے فی عدد

بامقصد اور طنز و مزاح سے بھرپور کلام۔

حاصل مظفر بیگ -/۷۵ روپے فی عدد

آئین میں شائع ہونے والے تیکھے اداریے۔

دو یا دو سے زائد کتابیں منگوانے پر ۳۳% **فیصد** خصوصی رعایت

اسکے علاوہ ہمارے ۵۰ سے زائد مختصر کتابچے بھی آپ ہی کے لیے ہیں

فہرست طلب کیجیے ابھی آرڈر دیجیے

منشورات

منصورہ، ملتان روڈ، لاہور 54570، فیکس: 042-7832194

دعوتی کام کرنے والے کارکنوں کے لیے خوبصورت تحفہ

شعورِ حیات

مولانا محمد یوسف اصلاحی

مؤثر اندازِ تحریر ——— تربیت اور تزکیے کے لیے انتہائی مفید

● نئے خوبصورت ٹائٹل کے ساتھ ● کمپیوٹرائزڈ کتابت

جلد اوّل: -/39 روپے جلد دوم: -/39 روپے

البدر پبلی کیشنز، 23 - راحت مارکیٹ، اردو بازار لاہور 54000